السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ساتھ ایک لڑکا رہتا ہے وہ کہتا ہے کہ قرآن میں ''سورۃ بقرہ''ایک آیت ہے کہ ''روزہ پورا کرو رات تک'' جب کہ حدیث میں آتا ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لو۔ لہٰذا ہم قرآن سے دلیل لیتے ہیں اور آپ لوگ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرلیتے ہیں جو سراسر خلافِ قرآن ہے۔ اگر سورج غروب ہونے کو ہی رات کہتے ہیں تو پھر عشاء کی نماز سورج غروب ہوتے ہی کیوں نہیں پڑھتے؟ (او۔ سی۔ یو نجیب کیلانی) (۴ جولائی ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غروب شمس کے ساتھ ہی رات شروع ہو جاتی ہے جس طرح کہ قرآنی نص سے واضح ہے اور حدیث نے اس امر کی صاحت کر دی کہ رات کے آغاز میں روزہ افطار کرنا باعثِ فضیلت ہے اور جہاں تک عشاء کی نماز کا تعلق ہے۔ سو اس کا ٹائم غروبِ شفق سے لے کر آدھی رات تک اختیاری ہے۔ اس میں کمی وبیشی کرنا انسانی اختیار میں نہیں ایک مومن کے لیے از بس ضروری ہے کہ ہر لحہ شریعت کی سمع وطاعت میں رہے۔ جملہ خیرات کا منبع یہی ہے۔

'اَلْخَيْرُ فِي الاتِّبَاعِ وَالشَّرُّ كُلُّ الشَّرِّ فِي الاِبْتِدَاعِ'

فقیہ ابن رشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(فَإِنَّهُمُ اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ آخِرَهُ غَيْبُوبَةُ الشَّمْسِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (البقرۃ:۱۸۷)۔' (بدایۃ المجتهد:۱/۲۸۸'

''یعنی اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ دن کا اخیر غروب شمس ہے۔ ا کے اس فرمان کی بناء پر کہ ''پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:252

محدث فتویٰ